صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 26 جنوری 2017ء بمطابق 27 ربیع الثانی 1438 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

لقدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُواْ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْأَخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًاO وَلَمَّا رَءَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلْأَحْزَابَ قَالُواْ هَـٰذَا مَا وَعَدَنَا ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَصَدَقَ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّآ إِيمَـٰنًا وَتَسْلِيمًاO مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُواْ مَا عَـٰهَدُواْ ٱللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُۥ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُواْ تَبْدِيلاً۔

(ترجمہ): تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی اُمید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا، اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہو گئی، مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار اُنہوں نے خدا سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا، تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور اُنہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمن۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِيَ أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر کی جانب سے اعلان

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں ایک اناؤنسمنٹ کرنا چاہتی ہوں کہ یہ 'ای گورننس' جو ہے Because it's a start of it and there will be teasing processes، ذرا مشکلات ہوں گی تو Please bear with us، جو بھی مشکلات ہوں گی، میں آپ کو تین نام بتا رہی ہوں، مسٹر عطاءاللہ خان، سپیشل سیکرٹری، محمد مزمل ڈپٹی ڈائریکٹر آئی ٹی اینڈ امیر نواز اسسٹنٹ سیکرٹری، تو آپ کو جب کبھی پرابلمز ہوں اور اگر گھر میں بھی پرابلمز ہوں تو You can phone them and you can ask them، اس کے علاوہ یہاں پر ہر روپہ دو دو آئی ٹی کے لوگ کھڑے ہوں گے، آپ کو اس وقت اگر کوئی پرابلم ہو تو Please look at your back and they will be there to help you out.، ابھی میں ایجنڈے سے شروع کرتی ہوں۔

جناب محمود احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، پوائنٹ آف آرڈر بعد میں میں لوں گی ابھی نہیں، یہ 'کوئسچنز آور' ہے، جناب مفتی سید جانان صاحب، مفتی سید جانان صاحب۔

جناب محمود احمد خان: پوائنټ آف آرډر، یو ضروری خبره ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں سارے پوائنٹ آف آرڈرز لوں گی لیکن This is lapse, next one is again…..

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں سب لوں گی لیکن After this.۔

جناب محمود احمد خان: میڈم، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر بہت زیادہ میرے پاس پڑے ہیں۔

جناب محمود احمد خان: کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں تو گن لیں گے، اسمبلی ختم کر لیں گے لیکن میں نہیں لے سکتی کیونکہ لوگوں نے چیمبر میں آکر، Next one، اچھا سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب!۔۔۔۔۔

ایک رکن: کورم پورا نہیں ہے۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا ہے، کاؤنٹ کر لیں۔

(شور)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

سوالات کے جوابات کی فراہمی میں محکموں کا غیر سنجیدہ رویہ اور ترقیاتی سکیموں و فنڈز کی غیر منصفانہ تقسیم

Madam Deputy Speaker: The quorum is complete and the next one is Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib! Please read-out your Question number.

آئی ٹی کا کوئی بندہ جائے اور پلیز ان کی ہیلپ کرے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم، یہ کوئسچن نمبر 4288 ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! اس کا جواب نہیں دیا گیا ہے، کوئسچن کا جواب نہیں دیا گیا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں بالکل، سیکرٹری ایجوکیشن اگر یہاں پر ہیں اور اگر نہیں ہیں، ایڈیشنل یا ڈپٹی سیکرٹری، ان کیلئے یہ رولنگ ہے کہ آئندہ، اس دفعہ تو یہ Lapse ہیں، کچھ نہیں ہے لیکن پلیز۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جو بھی سیکرٹری ہے، ڈپٹی سیکرٹری ہے، ایڈیشنل سیکرٹری ہے Whatever Secretary، آپ کے کوئسچنز ٹائم پہ آنے چاہئیں، اب جو یہ ای گورننس ہے، اس میں آپ کے کوئسچنز آنے ہوں گے، پہلے تو ہم وہ کر لیتے تھے، Next one is 4239, Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! مجھے منسٹر صاحب بتا دیں کہ اتنا عرصہ ہوا ہے میں نے کوئسچن جمع کیا تھا تو جواب کیوں نہیں دیا گیا ہے، کیا یہ ان ممبران کے ساتھ مذاق نہیں ہے، ایوان کے ساتھ مذاق نہیں ہے؟ میڈم سپیکر صاحبہ! یہ ممبران کے ساتھ مذاق نہیں کر رہے ہیں کہ اتنا عرصہ ہوا کہ میں نے کوئسچن جمع کروایا تھا اس کا جواب کیوں نہیں دیا گیا ہے؟ آپ دیکھیں کہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اور اس ایوان میں کتنے منسٹرز ہیں اس وقت؟ مطلب یہ کہ پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود نہیں ہیں تو میڈم سپیکر صاحبہ! یہ آپ کی چیئر کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے، اس کے اوپر آپ کو ایکشن لینا چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔I agree with you، اس کا نوٹس میں نے لے لیا ہے ان شاءاللہ اور Imtiaz Qureshi Sahib! Can you just elaborate; I know it's not your subject یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئسچن کب سے ہم نے بھیجا ہے اور کیوں ڈیپارٹمنٹ نے جواب نہیں دیا؟

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون پارلیمانی امور وانسانی حقوق): بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں جی، ڈیپارٹمنٹ کی Responsibility ہے، آپ رولنگ دیں کہ آئندہ کیلئے اس قسم کی وہ نہ ہو ورنہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب محمود احمد خان: اس پر ایکشن لیں۔

ایک رکن: آپ ایکشن لیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، ایکشن اس پہ ہم لیں گے، گورنمنٹ ایکشن لے گی، نیکسٹ کوئسچن، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، 4127۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ!

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس یس۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں احتجاجاً، ابھی کوئسچن جو میرا آپ نے پڑھا ہے، کوئسچن۔۔۔۔۔

(شور)

سرداراورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی، بولیں۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: دیکھیں، یہ میرے ساتھ نہیں، اس ایوان کے ساتھ مذاق ہے، اتنا عرصہ ہوا ہے میں نے کوئسچن دیا ہے اور لاء منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ بالکل یہ بات درست ہے، اس طرح نہیں ہے، یہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس طرح اپنے ساتھ مذاق نہیں ہونے دیں گے، میں احتجاجاً اس کے بعد جتنے میرے کوئسچنز ہیں، میں کسی کوئسچن پر بات کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں اور میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی سردار اورنگزیب نلوٹھا بمعہ دیگر اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ پوائنٹ میں نے نوٹ کر لیا ہے اور یہ بھی فوڈ کا کوئسچن ہے۔

(شور)

جناب شوکت علی یوسفزئی: میڈم سپیکر!

Madam Deputy Speaker: You want to answer? Okay, Shaukat Yousafzai Sahib.

مولانا مفتی فضل غفور: پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔

Madam Deputy .Speaker: Shaukat Yousafzai, it’s not point of order, Shaukat.

جناب شوکت علی یوسفزئی: اپوزیشن کی طرف سے جو یہ بات اٹھائی گئی، بڑی Important بات ہے، میرے خیال میں حکومت اس کو اس طرح Light نہیں لے رہی، وزیر قانون نے یقین دہانی کرا دی ہے، جس طرح یہ مطمئن ہونا چاہتے ہیں، اگر یہ چاہتے ہیں کہ وقفے میں سیکرٹری صاحب کو ہم بلا لیتے ہیں، جو بھی کوئی ایشو ہوگا، ان کے ساتھ ڈسکس کرنے کیلئے ہم تیار ہیں۔ تو میرے خیال سے اس پہ واک آؤٹ نہیں بنتا، ٹھیک ہے ایک غفلت ہوئی ہے، ہم اس کو ایڈمٹ کرتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ یہاں موجود ہے، ان شاءاللہ وقفے میں ہم بیٹھ کر ان کے جو بھی Grievances ہوں گے وہ دور کرنے کیلئے تیار ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Okay, okay. Now we go to the next one. Mufti Janan Sahib, lapse. This is Question 4285.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب! آپ ذرا جائیں اور شوکت آپ جائیں۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، عنایت صاحب، شوکت صاحب، آپ ذرا جائیں انہیں کہیں، میں پوائنٹ آف آرڈر پر سب کو ٹائم دوں گی لیکن After the Question's hour session, I will give you time.

مولانا مفتی فضل غفور: میډم! کورم پوره نه دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، کورم، اوکے کاؤنٹ کرلیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Okay, the quorum is not complete.

ذرا بل بجالیں Two minutes کیلئے، امتیاز صاحب! آپ بھی ذرا ان کے پاس، Muhammad Ali! You also go there، په جرګه ورشئ تهول کنه ۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Madam Deputy Speaker: Thank you very much, Jafar Shah Sahib and thank you very much your team, I will give time to call attention of each and every one of you but let me finish this Question's Answers session.

جناب شاہ حسین خان: میډم سپیکر! لږ د خبرو موقع را کړئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: د خبرو موقع په څه درکړم، په واک آؤټ باندې (قہقہے) اوکے عنایت صاحب!

Mr. Inayatullah {Senior Minister for (local Government)}: let me speak.

Madam Deputy Speaker: Okay.

Senior Minister for Local Government: Let them speak.

Madam Deputy Speaker: Come on, now I will just relax and you carry on speaking one by one, all of you.

(Applause)

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس آگئے)

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس۔

جناب شاہ حسین خان: میډم! دا په کومه خبره چې نن مونږ واک آؤټ اوکړو، دا اولنۍ ځل نه دے، دا د دې اسمبلۍ یو روایت جوړ شوے دے چې ایم پی اے گان صاحبان سوالونه کوی او ډیپارټمنټ د هغې جواب نه راکوی، دلته کښې د اسمبلی سیکرټریټ نه په ټائم باندې سوال لاړ شی، دوئ ورله بیا ورځ نیمه مختص کړی وی چې په پینځلس ورځو کښې به د دې جواب راکوی، بیا پینځلس ورځې تیرې شی، میاشت تیره شی، دوه میاشتې تیرې شی، بیا پینځلس میاشتې تیرې شی خو د کوئسچن جواب نه راځی۔ تاسو ته زمونږ گزارش دا دے او بیا منسټر صاحب متعلقه هم نشته، بیا دا مخکښې هم ما یو ځل وئیلی دی، نن بیا وایم چې دا تاسو چې یو درجن پارلیمانی سیکرټریان نیولی دی، دې حکومت، دا د کوم مرض دارو شو؟ دا د کوم مرض دوائی شوه؟ میډم! دوه خبرې دی یا به داسې کوئ چې نن به د ایجوکیشن ډیپارټمنټ نه تپوس کوئ، میډم! که داسې نه کوئ نو مونږ به په دې فلور باندې تحریک استحقاق راؤړو، هغه به مونږ سره سپورټ کوئ چې آئنده د پاره بیا داسې کار اونه شی۔

(محکمانہ جوابات موصول نہ ہونے کی بناء پر تمام سوالات Lapse ہو گئے)

Madam Deputy Speaker: Okay, yes Bittani Sahib, Nalotha Sahib, Okay, I mean you are so many,

آپ ایک دفعہ۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: میں ایک بات۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: اچھا نلوٹھا صاحب! بات کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عبدالستار صاحب! عبدالستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔ اماں جی، میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Madam Deputy Speaker: Sorry, in parliament you can't call me that.

بہت عزت کا نام ہے لیکن That is in the chamber, not here.

جناب عبدالستار خان: بالکل آپ کے بچے ہیں، ہم آپ کے بچے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Here I am a Deputy Speaker.

جناب عبدالستار خان: (کوہستانی زبان میں بات کرتے ہوئے) (تالیاں) (تحریری ترجمہ از عبدالستار خان) آج مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اسمبلی میں اپنی مادری زبان میں اسمبلی کی کارروائی کے حوالے سے بات کر رہا ہوں، اسمبلی میں وزراء اور حکومت غفلت میں ہے، ہمارے سوالوں، قراردادوں اور بلز کے بارے میں جوابات نہیں مل رہے ہیں، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ کی وساطت سے ایوان کے نوٹس میں لاتا ہوں کہ وزراء کو پابند کیا جائے کہ وہ ایوان میں جوابدہی کا فریضہ ادا کریں، مجھے فخر ہے کہ میں اپنی کوہستانی زبان میں اسمبلی اجلاس میں اظہار خیال کر رہا ہوں۔ شکریہ میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ستار صاحب! پلیز، جو اسمبلی کی لینگوتج ہے Either you speak in Urdu, in Pashto or in English, in one language only، ان میں سے کوئی بھی Language chose کر لیں، اس میں بول لیجیئے۔

جناب عبدالستار خان: اردو ہماری قومی زبان ہے لیکن جب انگلش کی بات آتی ہے تو میں Prefer کروں گا کہ میں اسے چھوڑ کر کوہستانی زبان میں بات کروں کیونکہ کوہستان گونگا نہیں ہے، کوہستان کی ایک زبان ہے، ایک میٹھی زبان ہے، ایک تاریخ ہے ہماری اور اس اسمبلی میں بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ بہت بڑی وسیع زبان ہے اور اس کو رولز میں شامل کر دیں کہ کوہستانی زبان میں بھی کوئی بات کر سکے، یہ میری استدعا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ان شاءاللہ میں سارے رولز اور بزنس چینج کر رہی ہوں اس میں پھر دیکھوں گی۔

جناب عبدالستار خان: چونکہ کمیٹی بیٹھی ہے، اسی رولز کی پریویلج کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے، اس میں میں استدعا کروں گا پورے ہاؤس سے کہ یہ بہت وسیع زبان ہے، لہذا کوہستانی زبان کی ترویج کیلئے، جس طرح ہم نے ایک ریجنل لینگویجز کا ایک بل یہاں سے پاس کیا ہے، اس میں میری زبان بھی کوالیفائی کرتی ہے کہ وہ اس میں شامل کی جائے، یہ میری استدعا ہے، تھینک یو ویری مچ۔

Madam Deputy Speaker: Sattar Sahib, I agree with you hundred percent but you should do.

آپ امنڈمنٹ لائیں، جیسے لوگ امنڈمنٹ لاتے ہیں، میں رولز آف بزنس آج کل چینج کر رہی ہوں، آپ اپنی امنڈمنٹ سیکرٹری صاحب کو دے دیں۔ جی جی، بیٹنی صاحب، بیٹنی صاحب۔

جناب عبدالستار خان: کوہستانی زبان اس صوبے کی تیسری بڑی زبان ہے، میڈم سپیکر! کوہستانی زبان اس صوبے کی تیسری بڑی زبان ہے، پشتو، ہندکو، کوہستانی۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: I do not disagree with you, what I am saying you okay, you bring the amendment. Bittani Sahib.

جناب محمود احمد خان: تهینک یو، میډم! ښنګه چې دې نورو ملګرو خبرې اوکړې چې دلته کوئسچن راشی تاسو نن دې ایجنډې ته اوګورئ، د یو هم جواب نشته، عنایت الله صاحب ته او دې نورو منسټرانو ته دا ریکویسټ کوؤ چې کم از کم چې دا کوم د چا جواب وی، جوابونو خو د صحیح راکړی او تاسو مخامخ اوګورئ او حاضری هم اوګورئ چې کوم سیکرټریان راغلی دی، کوم ډپټی راغلی دی، کم از کم دې هاؤس سره مذاق مه کوئ کنه۔ بله خبره دا ده چې مونږه دلته خبره کوؤ چې وفاق سره تاسو سره په یو پیج شئ چې فنډ راوړو، زه د آنریبل منسټر صاحب سی این ډبلیو نه دا پته کوم چې تا تین ارب روپئ ریلیز اوکړو او فنانس تین ارب روپئ ریلیز اوکړو، ټول حکومت ته او د اپوزیشن څومره ممبران ناست دی، یو خوا یو Ongoing scheme ته هم ریلیز نه دے شوے، آیا د وفاق مونږه جنګوی او دلته د صوبو د پاره بیا مونږه جدا کوی، کم از کم دا ریکویسټ کوؤ چې دا څومره ایم پی ایز دی، د اپوزیشن والا د دوئ هم دغسې Ongoing سکیمونه روان دی، خالی د حکومت والا Ongoing سکیمونه نه دی۔ میډم! دا ریکویسټ کوؤ چې تین ارب دې ورکړی او د دوه اربو روپو نور لسټ ورکړے شوے دے چې د وفاق د پاره مونږه تاسو سره په هر پیج یو یو چې تاسو ته حق نه درکوی، مونږه تاسو سره ولاړ یو، په خپلې صوبې کښې خو تاسو حق راکړئ کنه، په خپلې صوبې کښې خالی تاسو خپلو سره کښینئ، درې جماعتونه او سره اوویشئ او آخر دا مونږه ایم پی اے ګان چې دا کوم Ongoing سکیمونه راوان دی، د دې جواب به څوک کوی؟ د سی این ډبلیو منسټر ته دا ریکویسټ دے چې د ده دا کوم Ongoing سکیمونو ته دې پیسې ورکړی، د دې څه کیټګری وه، په کوم طریقه کارئے ورکوی، خالی د حکومت د پاره دا پیسې وی، په دې باندې د مونږه د سی این ډبلیو منسټر لږ بریف کړی۔

Madam Deputy Speaker: Because this is point of order.

تو پوائنٹ آف آرڈر میں، تو منسٹر شاید Prepared نہ آیا ہو لیکن I will ask him. کہ اگر کوئی جواب دے سکے کال اٹینشن پر، وہ پھر Prepared آجاتے ہیں تو کال اٹینشن پر تو I don't think آپ اگر کچھ بولنا چاہیں، یا اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): شکریہ میڈم سپیکر، کچھ فنڈز ریلیز ہوئے ہیں اور باقی سکیمز کیلئے ہم نے فنڈز ڈیمانڈ کئے ہوئے ہیں اور پی اینڈ ڈی نے Need basis پر جن جن سکیمز کے اوپر چاہئیے تھے، انہوں نے اس کے اوپر ہمیں فنڈز دیئے ہیں، ان شاءاللہ مزید فنڈز ہو رہے ہیں سب کو فنڈز دیئے جائیں گے۔

جناب محمود احمد خان: سارے فنڈز حکومت کے ایم پی ایز کو دیئے جارہے ہیں، Need basis والے، ہ، جتنے ایم پی ایز بیٹھے ہیں، ہم 43 لوگ بیٹھے ہیں، ایک پائی بھی کسی کو نہیں ملی، یہ Need basis کا مطلب حکومت ہے، یہ Need basis اسی کو کہتے ہیں میڈم! کم از کم آپ تو انصاف کی چیئر پر بیٹھی ہیں، آپ رولنگ دیں۔

Madam Deputy Speaker: Yes, I agree with you.

جناب محمود احمد خان: کم از کم اتنی بے انصافی تو ان ایم پی ایز کے ساتھ نہیں ہونی چاہئیے، شرم کرنی چاہیئے اس طرح کی بات کرتے ہوئے، Need basis، یہ ہاؤس میں تبدیلی کے نام پر آئے ہیں (تالیاں) انصاف کے نام پر یہ لوگ آئے ہیں، کہتے ہیں کہ Need basis پہ، یہ Need basis والے اتنے لوگ بیٹھے ہیں اور دوسرے Need basis والے نہیں ہیں، کم از کم آپ تو رولنگ دیں، حقیقت کو پسند کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب! اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی بیٹنی صاحب، آپ اپنی جگہ جو بات کر رہے ہیں، وہ بالکل درست ہے، یہ پہلی۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: I give you time, please have the seat. Akbar Ayub Sahib.

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جس طرح پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ نے اپوزیشن کو سکیمز دی ہیں، آپ یقین کریں صوبے کی تاریخ میں پہلے نہیں دی گئیں، آج بھی ہمارے پاکستان تحریک انصاف کے ایم این ایز ہیں، سندھ میں ہمارے ایم پی ایز ہیں، پنجاب میں ہمارے ایم پی ایز ہیں جو کہ اپوزیشن میں بیٹھے

ہیں، آپ یقین کریں ایک روپیہ کسی کو نہیں دیا گیا، ہم تو پھر بھی ان کو چلارہے ہیں اور ان کو فنڈز بھی دے رہے ہیں (شور) اور ان شاءاللہ آگے بھی دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے بیٹھی صاحب، I think کہ 'پراپر' طریقہ یہ ہوگا کہ آپ ایک کال اٹینشن کی صورت میں لے آئیں تو زیادہ، ثناءاللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر صاحبه! دې سره Related خبره ده، دې سره Related خبره ده، جعفرشاه! تاسو پلیز لږ، جعفر شاه پلیز، میډم سپیکر! خبره دا ده، دا د Need base خبره نه ده، میډم! په دیر بالا کښې اووه حلقې دی، په لوئر دیر کښې څلور دی او درې په اپر دیر کښې دی، ما سره دا دی د ریلیزز کاپئ موجود دی، ما سره د ریلیزز کاپئ موجود دی، یوه حلقه پاتې شوې ده، Pk-91-Pk-92 او Pk-93 ئے پریښودې ده، Pk-94, Pk-95, Pk-96, Pk-97۔ میډم سپیکر! دا پیسې خو څه ایم پی اے گانو ته نه ورکړې کیږی، دا پیسې خو د حلقې خلقو ته ورکړې کیږی، دا خو د هغوی د ترقئ خبره ده۔ میډم سپیکر! زمونږه ټول کارونه ئے اودرولی دی، زه وایم د ظلم انتها ده، دوئ د ظلم هغه انتها اوکړه، بلکه د انتها نه هم ورپسې اخوا تلی دی۔ زه دا وایم چې که دا روش، دا طریقه ستاسو دلته کښې زمونږه سره وی نو دا یوه خبره واؤرئ، خدائے گواه دے چې دا اسمبلی رانه څوک بیا نه شی چلولے، دا خو ظلم دے، زیاتے دے، تاسو فنډونو کښې مونږه ایډجسټ نه کړو، تاسو دا اے ډی پی پاس کړه، په دې اے ډی پی کښې اپوزیشن ته یو سکیم ورنه کړے شو، تاسو وائی چې دا مونږه رننگ کارونو ته پیسې ورکوؤ، اوس د رننگ سکیمونو پوزیشن دا دے ستاسو۔

Madam Deputy Speaker: Okay, okay, Sanaullah Sahib, your call Attention is coming, please have a seat. Next Question is 4127, وہ ہو گیا نلوٹھا صاحب کا، مفتی سید جانان صاحب، 4282 یہ Lapse ہو گیا جی، Next one مفتی جانان صاحب، 4116 یہ بھی Lapse ہو گیا۔

Madam Deputy Speaker: I am coming back to you, all after this, مولانا مفتی فضل غفور، ذرا کوسچین نمبر پڑھیں جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: میډم، دا-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ کوئسچن ذرا پڑھیں، مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم، میں کوئسچن کس لئے پڑھوں؟ .Reply is not received
Minister has not been arrived.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (وزیر بلدیات)}: ہم جب ان کے پاس گئے تو ان کا گلہ بڑا Genuine ہے، سچی بات یہ ہے اور ہم خود بھی اس پر Aggrieved ہیں کہ بہت سے ڈیپارٹمنٹ ایسے ہیں کہ جنہوں نے سوالات کے جوابات اسمبلی سیکرٹریٹ نہیں بھیجے ہیں اور ان ڈیپارٹمنٹس کے نمائندے بھی یہاں موجود نہیں ہیں اور اس وجہ سے ہم نے، انہوں نے ریکویسٹ کی کہ جب ہم اسمبلی میں آئیں گے تو اسی ایشو کے اوپر بات کریں گے، یہ جو اسمبلی کے ممبران کے سوالات کے جوابات نہیں آتے ہیں، اسی پر بات کریں گے۔ تو میرا خیال ہے کہ ان میں سے اس ایشو کے اوپر جو بات کرنا چاہے اس کو موقع دے گے، یہ اپنی بات کریں گے، ہم پھر Respond کریں گے اور ان کے مطالبے سے Disagree نہیں کریں گے، ان کے ساتھ Agree کرتے ہیں کہ یہ زیادتی ہوئی ہے اور اس کا ازالہ ہم حکومت کی طرف سے بھی کریں گے اور اسمبلی کو بھی تجویز دیں گے کہ کوئی راستہ نکالا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اور میں سیکرٹری آف دی اسمبلی کو کہتی ہوں کہ سارے جو بھی آج جواب نہیں آئے، پلیز، اسمبلی سے لیٹرز انہیں بھیج دیں، یہ تو مطلب ایک دفعہ نہیں ہوا، دوسری دفعہ نہیں ہوا، تو امان اللہ صاحب! آپ سارے سیکرٹریز کو لیٹرز بھیجیں، جن کے جوابات موصول نہیں ہوئے اور منسٹرز کا تو ہم دیکھیں گے ان شاءاللہ، تو آپ مفتی غفور صاحب! اوکے، نلوتھا صاحب مخکبنې خبره کوی، نلوتھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ سپیکر صاحبہ۔ ہم آپ کا بھی بہت احترام کرتے ہیں، آپ کی چیئر کا بھی اور اس ایوان کے اندر کا ماحول خراب نہیں کرنا چاہتے کہ جان بوجھ کے ہم حکومت کو یا اس معاملے میں آپ کو تنگ کرنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں۔ محترمہ سپیکر صاحبہ! اس سست روی کی وجہ سے عموماً ہم شکایت کرتے ہیں کہ جب بھی ہمارے کوئسچنز آتے ہیں تو متعلقہ منسٹر صاحب نہیں ہوتے ہیں، پارلیمانی سیکرٹریز صاحبان نہیں ہوتے ہیں، تو ان ساری چیزوں کا فائدہ ڈیپارٹمنٹس اٹھا رہے ہیں ورنہ منسٹر صاحب یا حکومت

اس کے اوپر ہمارے Questions/Answers، تحریک التواء، قرار دادیں جو بھی آتی ہیں، اگر سپیکر صاحب یا ڈپٹی سپیکر صاحبہ! آپ اس کے اوپر سٹینڈ لیں، آپ کی رولنگ کے اندر طاقت ہو تو منسٹر کس طرح اسمبلی میں آکر جواب نہ دیں یا پارلیمانی سیکرٹری جواب نہ دیں، یا محکمہ اتنی غفلت کا مظاہرہ کرے کہ ہمارے سوال تین چار مہینے پہلے ہم بھیجتے ہیں اور ان کے جوابات نہیں آتے؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ممبران اسمبلی کے استحقاق کو مجروح کیا گیا ہے اور منسٹر صاحبان اور پارلیمانی سیکرٹریز صاحبان، جناب سپیکر صاحبہ! میں انتہائی معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ جو تنخواہ لیتے ہیں، یہ حرام ہی کھاتے ہیں اور ان کو یہ تنخواہ نہیں لینی چاہئیے، انہیں کوئی حق نہیں پہنچتا، اس دن اسمبلی نے جو تنخواہیں بڑھائی ہیں اور ہم نے جو دیکھا ہے جناب سپیکر صاحبہ! حکومت کو مشکلات پیش آئی ہیں، حکومت نے جو بل پاس کروانا تھا، اس دن ایجنڈے میں اگر تنخواہ والا معاملہ نہ لایا جاتا تو حکومت بل پاس کرانے کیلئے مطلوبہ اکثریت نہیں حاصل کر سکتی تھی۔ جناب سپیکر صاحبہ! ہم تو برداشت کرلیں گے، ہم اپوزیشن میں ہیں، فنڈز بھی ہمیں نہ ملیں، ہمارے ساتھ زیادتیاں بھی ہوں، ہم برداشت کرلیں گے لیکن حکومت نے اپنے نظام کو چلانا ہے، کس طرح چلائے گی؟ اپنے لئے خود مشکلات حکومت پیدا کر رہی ہے۔ دوسری بات جو اکبر ایوب صاحب نے کی ہے کہ ہم اس لئے فنڈز اپوزیشن کو نہیں دیتے کہ مرکز میں ہمارے ممبران کو فنڈ نہیں دیا جارہا ہے، سندھ میں نہیں جارہا ہے، بلوچستان میں نہیں، سپیکر صاحبہ! ہم کے پی کے اسمبلی میں اس وقت کھڑے ہیں، ہم یہاں کی بات کرتے ہیں، کے پی کے حکومت سے ہم اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں، اگر مرکز میں اپوزیشن کو فنڈ نہیں دیا گیا تو مرکز میں کسی حکومتی ممبر کو بھی کوئی فنڈ نہیں دیا گیا، یہاں پر حکومتی ممبران، ہم نہیں کہتے کہ سارے ممبران کو فنڈ کو ملا ہے، حکومتی ممبران خود اپنی بات کریں لیکن ہمارے نوٹس کے مطابق حکومت کے چند لوگوں کو اربوں روپوں سے نوازا گیا، چند ضلعوں کو، لیکن حکومتی ممبران بیچارے بھی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں، تو ان کا اپنا معاملہ ہے، ان کو دیں یا نہ دیں لیکن اگر حکومتی ممبران کو فنڈ دیا گیا ہے تو پھر اپوزیشن کا بھی حق بنتا ہے کہ اپوزیشن کے حلقوں میں جو لوگ رہتے ہیں، وہ اسی صوبے سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے بھی حقوق جس طرح دوسرے حکومتی ممبران کے حلقوں کے لوگوں کے حقوق ہیں، تو اپوزیشن کے ممبران کے بھی حقوق کا خیال رکھا جائے، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو نلوٹھا صاحب، اور میں نے ایک دفعہ کہہ دیا ہے، دوبارہ کہہ رہی ہوں کہ کم از کم یہ کوئسچنز کے Answers آنے چاہئیں، امان اللہ صاحب نے یہ سن لیا اور لیٹرز چلے جائیں گے Regarding the Minister and the Parliamentary Secretaries, we are going to see, کہ اب کیا کرتے ہیں؟ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: مهربانی۔ میډم سپیکر! زما خو دا خیال دے چې دا کومه ایشو نلوټها صاحب چې راپورته کړه چې د کوئسچن جواب هم نشته او بیا ظاهره خبره ده، منسټر صاحب هم نشته نو پکار خو دا وه چې اول جواب وے او بیا چې یو منسټر صاحب ظاهره خبره ده، د هغه به یا څه مصروفیات وی یا به بهر تلې وی، ذمه واری خو دا وه، بل منسټر د هغوی په Behalf باندې جواب ورکولې شو او څنګه چې زما نه مخکښې ذکر اوشو چې دا سلسله د ډیر وخت نه دلته روانه ده او زما دا خیال دے چې د حکومت رویه چې ده، هغه ډیره نامناسبه او هغه ډیر غیر ذمه دارانه ده، او بیا تاسو ته هم زما دا ریکویسټ دے، اسمبلئ کښې خو چې مونږ کوئسچن جمع کوؤ، کال اټینشن جمع کوؤ، تحریک التواء جمع کوؤ، د سیکرټریټ هم دا ذمه داری وی چې متعلقه ډیپارټمنټ ته ئے اولیږی، نن خو پکار دا وه چې حکومت پاڅیدلے وے او چې دا دومره لویه کوتاهی چې بار بار د هغې ذکر هم کیږی، پکار دا ده چې حکومت د ډیپارټمنټ خلاف یا د متعلقه ډیپارټمنټس خلاف ایکشن واخلی۔ سیکرټری صاحب خو به بیا هغوی ته لیټر اولیږی چې کوم هغوی لیږلے هم دے، په ټائم باندې هغوی ته کوئسچن تلے هم دے، اوس ډیپارټمنټ جواب نه دې رالیږلے، د هغوی نه خو تپوس د اسمبلی سیکرټری نه شی کولے، دلته خو سینیئر منسټران ناست دی، پکار دا ده چې د حکومت په پارټ باندې هغوی پاڅیدے او د ډیپارټمنټ نه وضاحت اوغواړی، Even دا چې د ډیپارټمنټ خلاف کارروائی اوشی نو تر دې حده پورې دا خبره، دا دویمه خبره چې د فنډز په حواله کومه کیږی، میں Agree کرتاہوں، میں منسٹر صاحب سے Agree کرتاہوں کہ صوبے کی تاریخ میں پہلی دفعہ اپوزیشن کو جو سکیمیں دے دی گئی ہیں، اس سے پہلے کبھی کسی حکومت نے نہیں دیں، میں اس چیز سے Agree کرتاہوں، اور وہ آپ اپوزیشن کے ممبران سے پوچھ سکتے ہیں، روزانہ کی بنیاد پہ اپوزیشن کے تمام ارکان اٹھتے ہیں، ابھی بھی اگر آپ Concession

کر لیں اور پندرہ منٹ دے دیں تو میرے خیال میں ایک ایک ممبر کے پاس اتنی کہانیاں ہیں کہ کل کے اخبارات بھرے پڑے ہوں گے لیکن میری ریکویسٹ ہے، میں چیلنج کرتا ہوں کہ جو زیادتی، یہ بات میں فلور آف دی ہاؤس چیلنج کرتا ہوں کہ جو زیادتی موجودہ حکومت اپوزیشن کے ارکان کے ساتھ کر رہی ہے، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس ایشو کیلئے ایک سپیشل کمیٹی آپ بنائیں، اس حکومت کی بھی سکیمز نکالیں، اس سے پہلے کی حکومت کی بھی نکالیں اور میرے خیال میں وہ رپورٹ، اس رپورٹ کو اسمبلی میں آنا چاہیے اور میں پھر بھی چیلنج کرتا ہوں کہ جو ذاتیات، جو سیاسی انتقام یہ موجودہ حکومت لے رہی ہے، اسلام کا نعرہ لگا کے، انصاف کا نعرہ لگا کے، مساوات کا نعرہ لگا کے، تبدیلی کا نعرہ لگا کے، میرے خیال میں ساری دنیا کو پتہ ہونا چاہیے (تالیاں) ساری دنیا کو معلوم ہونا چاہیے، انصاف کی باتیں ہو رہی ہیں، مساوات کی باتیں ہو رہی ہیں، یہ کہا جا رہا ہے کہ مطلب ہم تمام صوبے کو یکساں فنڈز دے رہے ہیں۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Please keep quite، اوپر گیلری میں شور نہ کریں۔

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر! میں یہ پولیٹیکل سٹیٹمنٹ نہیں دے رہا، یہ اسمبلی کی کارروائی ریکارڈ ہو رہی ہے لیکن میری آج آپ سے یہ ریکویسٹ ہے، اس چیئر سے ہماری ریکویسٹ ہے کہ ایک سپیشل کمیٹی بنائیں جس میں تمام پارلیمانی لیڈرز ہوں، حکومتی پارلیمانی لیڈرز ہوں، پارٹیوں کے اور اپوزیشن کے پارلیمانی لیڈرز ہوں، سی اینڈ ڈبلیو کا ڈیپارٹمنٹ ہو جائے، پی اینڈ ڈی ہو جائے، آپ کا یہ فنانس ہو جائے اور مولانا صاحب اس دن یہ کہہ رہے تھے کہ ایک دن ڈسکشن کیلئے آپ رکھیں، ہم دیکھ رہے ہیں، میں یوں نہیں کہہ رہا کہ فنڈز صرف مردان میں جا رہے ہیں، صرف نوشہرہ میں جا رہے ہیں یا صرف دیر میں جا رہے ہیں، ان اضلاع میں چند حلقوں کو وہ فنڈز جا رہے ہیں، چار سال ہو گئے ہیں، چار سال روزانہ کی بنیاد پہ ٹھیکیدار احتجاجوں پہ ہیں، ایک سکیم کا Estimate ایک سال میں ایک ارب اگر رکھا گیا ہے، دو سال میں ان کو صرف۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جزاکم اللہ۔ میڈم سپیکر! زه دا ریکویسٹ کوم چې تاسو د دې د پاره مهربانی اوکړئ یوه سپیشل کمیټی جوړه کړئ، ایک سپیشل کمیٹی بنائیں اور ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی اس چیئر کو یاد دلاؤں کہ اتنی بڑی زیادتی، مردان کے ہمارے ایک ایم پی اے گوہر شاہ، اس نے اپنے حلقے میں سکول کا افتتاح کیا، حکومت نے اس کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی، اسی مردان میں ایک ایم پی اے جمشید مہمند صاحب نے اپنے حلقے میں، اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ کونسا قانون ہے؟ یہاں اسی چیئر پہ جس چیئر پہ عنایت اللہ خان بیٹھے ہیں، مجھے یاد ہے ہمارے محترم سراج الحق صاحب یہاں پہ، ان کی پہلی تقریر مجھے یاد ہے، مدینہ منورہ کی وہ مثال دے رہے تھے کہ ایک ایسا نظام یہاں پہ ہم لا رہے ہیں، کیا ہم کہہ سکتے ہیں، میرے خیال میں اس طرح نہیں ہونا چاہیے، دیکھیں یہ آج ان لوگوں کی حکومت ہے، کل کسی اور کی حکومت تھی، 2018ء کے بعد اللہ جانے کہ کس کی حکومت ہو گی؟

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (قہقہے) پھر بھی ہماری ہو گی۔

جناب سردار حسین: اللہ کرے کہ آپ کی ہو، ہم خفا نہیں ہوں گے، اگر عوام نے آپ لوگوں کو ووٹ دیا تو سب سے پہلے ہم ہوں گے جو آپ کو مبارک باد دیں گے، ہم مبارک باد دیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔ میں بڑا Seriously کہتا ہوں کہ اس چیئر پہ عنایت اللہ خان بیٹھے ہیں، میں ریکویسٹ کروں گا سکندر خان شیر پاؤ سے بھی کہ وہ ان چیزوں پر بیٹھیں، یہ تمام ممبران اپنے حلقوں سے Elect ہو کر آئے ہیں، لوگوں نے ان کو ووٹ دیا، یہاں پہ بالکل صوبے کے ایشوز کے حوالے سے محمود خان نے صحیح بات کہی ہے کہ جب صوبے کا ایشو آتا ہے تو ہم سارے ایک پیج پہ ہوتے ہیں لیکن جب اپنے صوبے کے وسائل کی تقسیم کی بات آتی ہے تو پھر ہمیں کوئی پوچھتا نہیں ہے۔ اسی فلور پہ وزیر اعلیٰ صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ میں آ کر اپوزیشن لیڈر صاحب اور باقی ممبران کے ساتھ بیٹھوں گا، میں وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی یہ وعدہ یاد دلاتا ہوں کہ آج تک انہوں نے اپوزیشن لیڈر سے رابطہ نہیں کیا، اسی طرح کلاس فور کے مسائل ہیں، یہ ایوان کے منتخب لوگ ہیں، میرے خیال میں ان کے مینڈیٹ کا احترام ہونا چاہیے اور یہ روایت بھی ختم ہونی چاہیے کہ جو ایم پی ایز اپنے حلقوں میں مختلف سکیمز کا افتتاح کرتے ہیں، یہ ان کا حق ہے، ان کے فنڈز ہیں، میرے خیال میں اس کی ایف آئی آر کٹوانا، ان کے خلاف پرچے کٹوانا یہ جمہوریت کے

اصولوں کی بھی خلاف ورزی ہے اور یہ میرے خیال میں ہمارے صوبے کی روایات کی بھی خلاف ورزی ہے، لہذا میں اپنی بات کو اس امید پہ ختم کرتا ہوں کہ آپ اس مسئلے کیلئے، فنڈز کے مسئلے کیلئے، وزیر صاحب اگر چیلنج کرتے ہیں تو میں نے ان کے چیلنج کو قبول کیا ہے، میں چیلنج کرتا ہوں، میرے خیال میں وزیر صاحب کو اور حکومت کو میرے چیلنج کو قبول کرنا چاہیے، ایک سپیشل کمیٹی بنائیں، آپ اس کی رپورٹ اس اسمبلی میں لائیں تاکہ ساری دنیا کو پتہ چلے کہ اپوزیشن کو کتنے فنڈز مل رہے ہیں اور حکومتی ارکان کو کتنے فنڈز مل رہے ہیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امتیاز صاحب اور سکندر شیرپاؤ صاحب! آپ دونوں پلیز مل کے اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ جائیں، یہ قصہ ذرا، باچاجی!

سید محمد علی شاہ: اخره کښې زه يو د وه، تهينک يو ميډم سپيکر! زه جي۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Carry on.

سید محمد علی شاہ: زه صرف لږ يا د دهانى دې چيئر ته کول غواړم، تير سيشن کښې ميډم سپيکر صاحبې يو رولنګ ورکړے وو د فنډز ريليزز باره کښې او بيا هغه فنډ چې کوم نيټ هائيډل شيئر او ټوبيکو سيس، ټهيک ده منسټر صاحب خبره اوکړه، د سی اينډ ډبليو يا د پبلک هيلتھ يا د بل ډيپارټمنټ مونږ به دا اوګڼړو چې يره خزانه خالی ده خو کم از کم د نيټ هائيډل شيئر او ټوبيکو سيس دا زمونږه د خپل ډسټرکټ يو حق دے ميډم سپيکر! او لس ورځې، سپيکر صاحب په دې رولنګ ورکړے وو چې لس ورځو کښې به د ننه د ننه په دې باندې ريليزز کيږی نو زه اوس منسټر فنانس خو نشته چې د هغه نه دا تپوس کول غواړی چې د سپيکر رولنګ نا منظوريږی، منسټر ته چې لاړ شو، د هغه دغه نه کيږی نو اخر مونږه به هم چرته دا خپله خبره اوچتول غواړو، مونږه او ښنګه چې بټنی صاحب خبره اوکړه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sorry, to cut you short سيکرټری صاحب وائی چې په دې باره کښې ليټر راغلے وو خو Even then, I will request Imtiaz Sahib and Sikandar Sherpao, to please look into this matter as well, both of you, okay.

سید محمد علی شاہ: نا ، اوس هغې کښې مشکلات څه دی؟ میډم سپیکر! هغه زمونږه د خپل زمیندار نه دوه روپئ Per KG گټې په ټوبیکو سیس کښې، هغه Already په خزانه کښې جمع کیږی، هغه خو د وفاق نه د فنډ غوښتو ضرورت نشته، د بل ځائے نه هغه د دې صوبې خزانې ته راځی او ملاکنډ تهری چې کوم دے، نیټ هائیډل، هغه هم څه د وفاق سره تعلق نه ساتی، هغه هم د دې صوبې سره تعلق ساتی نو منسټر صاحب دې ماله صرف د دې جواب راکړی چې په هغې کښې ولې ریلیزز نه کوی؟

Madam Deputy Speaker: Okay ji, Leader of the Opposition, Leader of the Opposition.

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحبہ! یہ جو اس وقت ڈسکشن چل رہی ہے فنڈ کے حوالے سے، انتہائی اہم ہے اور حکومت سے اس دن بھی ہماری بات ہوئی کہ آپ نے، چیف منسٹر نے یہاں پہ بیٹھ کے فلور آف دی ہاؤس انہوں نے کمٹمنٹ کی تھی کہ بجٹ پاس ہونے کے بعد ہم اپوزیشن کے ساتھ بیٹھیں گے اور جو ہماری مشکلات ہیں وہ بھی ہم ان کے سامنے رکھیں گے اور جو کچھ ہم کر سکتے ہیں، وہ بھی ہم ان کو بتائیں گے اور انہوں نے کہا تھا کہ میں اپوزیشن کے تمام پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بیٹھوں گا لیکن آج تک، اب فروری شروع ہونے والا ہے اور جون میں بجٹ پاس ہوا ہے تو آج تک ہمارے ساتھ اس حوالے سے کوئی بات نہیں ہوئی اور اس حوالے سے میں نے کل بھی بات کی تھی کہ ہم ڈیٹیل میں اس پہ ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے بجٹ کیا پیش کیا تھا؟ فنانس کے لیٹر ہمارے پاس موجود ہیں کہ جس پہ جولائی میں آپ نے بجٹ پر کٹ لگایا، ہم اس پوری چیز کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ آپ کا جو Annual Development Program ہے، وہ تو سرے سے ہے ہی نہیں، وہ کہاں ہے؟ وہ بک جسے یہاں پہ اس ہاؤس نے پاس کیا، ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہیں ہے، ہمارے بہت سارے سوالات ہیں، بہت ساری چیزیں ہیں، ہم وہ ساری ڈیٹیل بتانا چاہتے ہیں جس پہ بجٹ پر میں نے تقریر کی تھی اور میں نے کہا تھا کہ یہ خسارے کا بجٹ ہے، میں ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے خسارے کا بجٹ پیش کیا ہے، اور اس وقت جو فنڈز کی صورتحال ہے، جو زیادتی ہو رہی ہے اور اس میں آپ صرف اپنے لوگوں کو وہ فنڈ مہیا کر رہے ہیں اور اپوزیشن کو آپ دیوار سے لگا رہے ہیں، جناب

سپیکر! میں نے پچھلی دفعہ بھی بجٹ کے دوران یہ بات کی تھی کہ آپ کو درمیان میں خواب آجاتا ہے بجٹ کے بعد آپ کو خواب نظر آتا ہے اور پھر آپ بلین ٹریز کو متعارف کراتے ہیں اور پھر آپ ضمنی بجٹ میں اس کو لاتے ہیں، دس روپے ٹوکن منی لے کر آپ تین ارب ستر کروڑ روپے دیتے ہیں، جب ہم آپ سے ڈیٹیل مانگتے ہیں کہ یہ پیسے آپ نے کن مدات سے لیکر آپ نے یہ پیسے ان کو دیئے ہیں؟ تو آپ ہمیں اس کا جواب نہیں دیتے اور آج پھر میں یہ کہنا چاہتا ہوں، آج اس فلور پر میں پورے ریکارڈ کے ساتھ آپ کو بتانا چاہتا ہوں اور تمام ممبران کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج پھر سال کے دوران حکومت کو خواب نظر آیا اور ایڈورٹائزمنٹ کیلئے تین ارب روپے رکھے اور جس کمیٹی میں، اس میں ایک ارب روپے ریلیز ہو چکے ہیں جہاں وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، ہم پچھلے جو ڈویلپمنٹ پروگرامز ہیں، اس کو وہ پیسے دینا چاہتے ہیں، ایک ارب روپے ریلیز ہو چکے ہیں اور جو کمیٹی اس کیلئے بنائی گئی اس میں کمپنی کے مالکان بیٹھے ہوئے تھے، آپ مجھے بتائیں کہ Conflict of interest جو بل آپ نے پاس کیا، وہ کہاں گیا؟ آپ اس کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں، کمپنی کے مالکان اس میٹنگ میں بیٹھے رہے اور وہ Decision کرتے رہے کہ ہم نے یہ پیسہ کس طرح خرچ کرنا ہے؟ حکومت کی کارکردگی، ایڈورٹائزمنٹ کیلئے آپ کو سال کے درمیان خواب آتا ہے اور آپ اس کیلئے تین ارب روپے دیتے ہیں تو وہ پیسہ کہاں سے آیا، اس کی ڈیٹیل ہمیں بتائی جائے کہ کن مدات سے اٹھا کے آپ وہ پیسہ ان کو دے رہے ہیں؟ اس کی ڈیٹیل معلوم نہیں ہے، ہم نے پہلے بھی پوچھا، لہذا یہ جو مطالبہ اپوزیشن کی طرف سے کیا جارہا ہے کہ کمیٹی بنائی جائے تو لازماً بنائی جائے تاکہ ہم اس میں ڈیٹیل میں آپ کو بتا سکیں کہ آپ کی صورتحال کیا ہے، کٹ کہاں پہ لگا، بجٹ آپ نے کیسے پیش کیا اور کس کس مد میں پیسے کہاں سے کہاں گئے ہیں؟ وہ ڈیٹیل ہمارے پاس موجود ہے، وہ ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں۔ تو یہ بہت اچھا ہوگا کہ اس کیلئے کمیٹی بنے، کمیٹی اگر آپ نہیں بنائیں گے تو پھر ہم ہاؤس میں وہ بحث لے کر آئیں گے اور آپ کا شیشہ آپ کو ہم دکھائیں گے کہ آپ نے کیا کچھ کیا ہے؟ تو یہ سب سے بہتر ہوگا کہ کمیٹی بنائی جائے.

(تالیاں)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> لاء منسٹر! ذرا آپ وائنڈ اپ کرلیں، جب یہ سب باتیں کر چکیں۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی:</u> میڈم، میں جواب دوں گا۔

Madam deputy Speaker: You want to wind up? okay, Shaukat Yousafzai Sahib!

(قطع کلامیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس کا جواب تو دینے دیں نا!

جناب شوکت علی یوسفزئی: میڈم سپیکر! میرے خیال سے جو باتیں یہاں کی گئیں، ٹھیک ہے بالکل Genuine باتیں ہیں، ان کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن دیکھیں اس صوبے کے اندر ایک کرائسس کیوں بنا؟ یہ بھی سب کو پتہ چلنا چاہیئے کہ ہمارے پاس، جو ہم نے ڈیویلپمنٹل بجٹ یہاں سے پاس کرایا، اس کیلئے ہمارے پاس پیسے تھے لیکن بیچ میں بلدیاتی الیکشن آیا، آپ کو پتہ ہے 30 percent of developmental budget جو ہے، وہ وہاں چلا گیا اس کی وجہ سے تھوڑے سے ایشوز پیدا ہوئے اور میں ریکویسٹ کروں گا اپنے ممبران سے (شور اور قطع کلامیاں) دیکھیں آپ سن تو لیں نا بھائی! دیکھیں، یہاں پہ اور بھی حکومتیں گزری ہیں، میرے خیال سے درویشوں کی حکومت بھی گزری ہے، اس کے بعد پختونوں کی حکومتیں بھی گزری ہیں، میرے خیال سے درویشوں کی حکومت بھی گزری ہے، اس کے بعد پختونوں کی حکومتیں بھی گزری ہیں لیکن (شور) نہیں نہیں، (قہقہے) میں بتا رہا ہوں، میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ تھوڑا بہت، یہ نہیں کہ جس طرح میرے بھائیوں نے کہا کہ حکومتی ارکان کو کچھ زیادہ مل رہا ہے اور ہمیں کم مل رہا ہے، ایسا نہیں ہے، کرائسز جو ہیں وہ سب پر ہیں، ان شاءاللہ ہم بہت جلد کرائسز سے نکل جائیں گے اور یہ جو سکیمیں حکومت نے دی ہیں، ان شاءاللہ ان سکیموں کو ہم کمپلیٹ کرائیں گے، یہ میں یقین دلاتا ہوں اور یہ چیف منسٹر نے بھی یقین دھانی کرائی ہے کہ جو سکیمیں ہم نے دی ہیں، ان کو ہم کمپلیٹ کرائیں گے ان شاءاللہ تعالیٰ، ورنہ جو زیادتیاں وفاق کے اندر ہو رہی ہیں وہ بھی سب کو پتہ ہے یعنی کہ اپوزیشن کو تو کچھ دیا ہی نہیں جاتا ہے، یہاں اللہ کے فضل و کرم سے کافی سکیمیں مل چکی ہیں، فنڈنگ کا جو ایشو ہے، ان شاءاللہ جلد ہو جائے گا۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، If you don't want کہ ایجنڈا، میں یہ بک Close کر لیتی ہوں اور ساری باتیں پھر، لیکن Let me finish with the agenda and then we coming

back to it. (شور اور قطع کلامیاں) یہ میں نے لاء منسٹر، لاء منسٹر امتیاز قریشی اور سکندر شیر پاؤ!

آپ دونوں ذرا جواب دے دیں، And then you both go and meet them

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Okay, I have got one letter, I am going, I can't read it now, this is to the Additional Secretary and this is gas royalty, tobacco cuss

یہ ابھی میں نہیں پڑھ سکتی، بڑا لیٹر آیا ہے، اس میں ہے، جعفر شاہ صاحب۔

Mr. Jafar Shah: Thank you, Madam Speaker.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بس جعفر شاہ صاحب کے بعد کوئسچنز آور پہ جاتی ہوں۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر، ڈیرہ مہربانی جی۔ میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: If House is in order, Madam Speaker، اس طرح ہے کہ میں یہ پوائنٹ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری اطلاع کے مطابق صوبائی گورنمنٹ نے بجٹ پیپر میں Changes کی ہیں، بجٹ ڈاکومنٹس میں Changes کی ہیں، جو بالکل غیر آئینی اور غیر قانونی اقدام ہے، ہم اس کی وضاحت مانگتے ہیں۔ (شیم شیم کی آوازیں) دوسری بات، دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب میڈم سپیکر! کہ شوکت یوسفزئی صاحب کس کیٹیگری میں ہاؤس کو جوابدہ ہیں، کونسی کیٹیگری میں؟ He is not Parliamentary Secretary, he is not Minister، ہمیں منسٹر کی طرف سے وضاحت آنی چاہیے اور یہ بجٹ والی جو بات ہے کہ بجٹ میں Changes آئی ہیں، اس کی وضاحت ہم منسٹر صاحب کی زبانی سننا چاہتے ہیں کہ جو بھی ہوں، سینیئر منسٹر۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کیا ہے؟ I can't hear you,، خواتین کا کیا ہوا؟ میں نے انیسہ زیب بی بی کو اسمبلی آنے سے پہلے ٹاسک دیا ہوا تھا، I have given it to, Okay, next Question، انیسہ زیب کو میں نے ٹاسک دیا ہوا ہے، اوکے چلیں، میں آپ دونوں کو کہتی ہوں کہ آپ دونوں جائیں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ثوبیہ شاہد: کوئی منسٹر، کوئی اور جائے تاکہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں نے صبح انیسہ زیب کو ٹاسک حوالے کیا تھا۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ثوبیہ شاہد: اس پر بات ہونی چاہیے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Okay, after this I will give you time،اوکے چلیں، معراج! آپ بولیں ذرا۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت! آپ کو بھی میں نے ٹاسک دیا تھا، فی میل کا تھا، آپ کو بھی دیا تھا اور انیسہ زیب دونوں کو میں نے ٹاسک دیا تھا۔۔۔۔۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: I have done my duty, I have given task to them, you go to your seats.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: آپ نے مجھے کہا کہ آپ جا کر خواتین کو منانے کی کوشش کریں تو میں نے آپ کو جواب دیا کہ مجھے انرجی ڈیپارٹمنٹ سے میسج آیا ہے کہ Energy Minister is out of country،ان کا سوال ایجنڈے پر ہے اور آپ انرجی منسٹر کی طرف سے جواب دے دیں تو میں نے Responsibly کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور اسمبلی کا Regard رکھتے ہوئے میں نے کہا کہ یہ اسمبلی کا Right ہے اور میں اسمبلی میں جا کر انرجی منسٹر کے Behalf پر یہاں آکر جواب دوں گا، چونکہ Mufti Janan Sahib was not around اور ان کا کوسچین Lapse ہوا تو اس وجہ سے اس وقت میں نے انیسہ بی بی کو فون کیا اور آپ نے بھی انیسہ بی بی کو یہ ٹاسک حوالہ کیا کہ آپ جا کر خواتین کو منا لیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ Anisa Bibi is senior colleague of the cabinet،اور وہ گئی ہوئی ہیں، وہ انشاءاللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بات کر کے ان کو لے آئیں گی،It should not be، دیکھیں ان کو۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی گئی ہوئی ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میڈم انیسہ کو آپ نے کام حوالہ کیا۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: You go to your seat please، آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت !۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب !۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت !

سینیئر وزیر (بلدیات): ہں۔

Madam Deputy Speaker: you did not say 'Yes' Inayat Sahib, you please

(Applause)

کیونکہ میں نے ٹاسک انیسہ بی بی اور آپ دونوں کو دیا، آپ ذرا جائیں پلیز، کیونکہ آپ کا کوئسچن تو ویسے بھی Lapse ہو گیا تو آپ ذرا جائیں پلیز اور ان کو دیکھیں کہاں پر ہیں، منا کر لے آئیں۔ (شور) کوئسچن نمبر 43، (شور) دیکھیں، سکندر صاحب ! پلیز ذرا آپ کھڑے ہو کر جواب دے دیں کہ میں نے آپ کو اور امتیاز کو ٹاسک (شور) مہربانی کینینه اخوا شه وئ (شور) یس، سکندر شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی)}: میڈم سپیکر !

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سکندر شیر پاؤ۔

سینیئر وزیر (آبپاشی): میڈم سپیکر، جو ایشوز انہوں نے Raise کئے ہیں، جو ایشوز اپوزیشن کی طرف سے Raise ہوئے ہیں (شور)

Madam Deputy Speaker: You, you, the Law Minister and you meet them Okay. Question No. 4304, Mufti Ghafoor Sahib.

(قطع کلامیاں)

جناب محمود احمد خان: کمیٹی کے حوالے سے جواب نہیں آیا، جواب تو دینے دیں نااس کو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی غفور صاحب۔

جناب محمود احمد خان: آپ اس کو بات تو کرنے دیں، سکندر کو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی غفور صاحب، کیونکہ میں نے ٹاسک دیا ہوا ہے، وہ دونوں آپ سے مل لیں گے، پھر دیکھتے ہیں، کمیٹی وہ دونوں بنائیں گے، میں نے ان کو ٹاسک دیا ہوا ہے، Mufti Fazal Ghafoor Sahib! Do you want Mufti Ghafoor Sahib-----

(Interruption)

جناب محمود احمد خان: میڈم، وہ اعلان کریں کہ فلاں فلاں کمیٹی میں، میڈم، کمیٹی وہ کیسے بنائیں گے، یہ تو بتادیں ناکہ کون کون ہوں گے کمیٹی میں؟ (شور) میڈم! کمیٹی وہ کیسے بنائیں گے، کمیٹی وہ کیسے بنائیں گے یہ تو بتادیں (شور) یہ گپ شپ ہے، گپ شپ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، وقفہ برائے نماز، And then we will come after fifteen minutes, thank you.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ کوئسچنز آور کا ٹائم ختم ہوگیا تو That's why، ہم آگے جائیں گے۔ These are leave applications الحاج ابرار حسین، مفتی سید جانان، الحاج صالح محمد خان، سردار فرید احمد خان، منور خان ایڈوکیٹ، عزیز اللہ خان Leave may be granted منظور ہیں؟

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اپوزیشن کے پاس امتیاز قریشی صاحب گئے ہیں، آپ تو بیٹھے رہیں سکندر خیر ہے اور کس کو بھیجوں، میاں جمشید، میاں جمشید خان پلیز هغه اپوزیشن لہ رضا کړئ راولئ ئے ، نور

ښوک شته نه، تاسو ورشئ۔ اوکے، آئٹم نمبر 5 پریویلج موشن، مسٹر فضل الٰہی ایم پی اے To please move جمشید میاں خبرې مه کوئ پلیز هلته لاړ شئ۔

مسئلہ استحقاق

Madam .Deputy Speaker: Fazal Elahi MPA, to please move his privilege motion, Fazal Elahi Sahib.

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! ایکسین، سی اینڈ ڈبلیو کے بارے میں میں نے یہ پریویلج موشن Move کی ہے جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ اپنے حلقے میں کام کے بارے میں ہم اکثر محکموں کے افسران سے ترقیاتی کاموں کے بارے میں بات کرتے رہتے ہیں اور ہم اس کو Identify کرتے ہیں کہ یہ روڈ کرنا ہے اور یہ سکیم میں ڈالنا ہے اور یہ نہیں ڈالنا ہے، تو اسی طرح ایک ایکسین صاحب سے جب میں نے رابطہ کیا، جس کا نام عزیز خٹک ہے، ایکسیئن سی اینڈ ڈبلیو ہے، تو اس نے کہا کہ آپ مجھے تنگ نہ کریں، ورنہ میں PK-6 میں کام بند کردوں گا اور محکمہ نے جو بھی کام کرایا وہ سب ٹھیک ہے، لہذا آپ ہمارے کام میں مداخلت بند کردیں اور فون بند کردیا، اس کے ناشائستہ، نازیبا رویئے، انہوں نے میرے حلقے میں ترقیاتی کاموں کی تختیاں بھی غلط یونین کونسلوں میں لگائی ہیں، جن کی تصاویر میرے پاس موجود ہیں، سارے ثبوت میرے پاس ہیں، ایکسیئن صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی جناب محمد علی اور صاحبزادہ ثناءاللہ آپس میں الجھ پڑے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: تو یہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس پر۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمد علی خیر، محمد علی پلیز۔

(شور)

جناب محمد علی: کنځلې ولې کوی؟۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناءاللہ، خیر ہے، ثناءاللہ۔۔۔۔۔

(شور)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: تاسو مراعات او هر څه اخلئ او په معمولی خبره باندې۔۔۔۔۔

(شور)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: تو اس میں یونین کونسل میں اور نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: میڈم سپیکر!

Madam Deputy Speaker: Ji ji, you carry on.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: میڈم سپیکر، اس میں مسئلہ یہ آرہا ہے میڈم سپیکر!۔۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: میڈم سپیکر! اس میں۔۔۔۔۔

(شور)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: میڈم سپیکر! پاکستان تحریک انصاف کی جو حکومت ہے، اس نے افسران کو عزت دی ہے اور۔۔۔۔۔

(شور)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: اور میں بہت افسوس کے ساتھ یہ۔۔۔۔۔

(شور)

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی جناب محمد علی اور صاحبزادہ ثناءاللہ آپس میں الجھ پڑے)

جناب محمد علی: ته څه وایې، اودریږه، لږ اودریږه، ته بچ شه فضل الهی، ته ئے ماته لږ پریږده چې تا ته زه خبرې اوښایم، تا ته زه خبرې اوښایم، ستا بل څه کار نشته۔

(شور)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: میڈم سپیکر!

(اس مرحلہ پر کورم پورا نہ ہونے کی نشاندہی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فضل الہیٰ! وہ کہہ رہے ہیں کہ جب کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے تو We have to count، یہ کاؤنٹ کریں گے کورم کمپلیٹ نہیں ہے تو یہ Legal نہیں ہو گا، آپ ابھی بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ذرا کورم کاؤنٹ کر لیں پلیز، سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کر لیں۔

(شور)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی، کورم نامکمل پایا گیا)

Madam Deputy Speaker: Okay, the quorum is incomplete, so the session is adjourned till 03:00 pm afternoon tomorrow.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 27 جنوری 2017ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

3785 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت گیس بونس کے حوالے سے صوبائی نمائندہ جو کہ ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے، کو بونس کی رقم فراہم کرتی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) آیا فنڈز خرچ کرنے کیلئے کمیٹی موجود ہے;

(ii) فنڈ خرچ کرنے کا طریقہ کار کیا ہے اور مذکورہ فنڈز خرچ کرنے کا مجاز کون ہے;

(iii) ضلع کوہاٹ، ہنگو اور کرک میں مذکورہ فنڈ 15-2014ء میں کس طریقہ کار کے تحت خرچ کیا گیا;

(iv) کس نے سکیمز کی نشاندہی کی، اور کتنا کتنا فنڈ کون کون سی سکیمز پر خرچ کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے;

(v) غیر قانونی طریقہ کار کے تحت خرچ شدہ رقم کے حوالے سے اب تک حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم و انرجی اینڈ پاور): (الف) جی ہاں، یہ جزوی طور پر درست ہے، ایکسپلوریشن اور پروڈکشن کمپنیاں، پروڈکشن بونس کی رقم ڈپٹی کمشنر کے اکاؤنٹ میں جمع کرتی ہیں، جس کا ریکارڈ ڈائریکٹریٹ جنرل پٹرولیم کنسیشن کے پاس ہوتا ہے۔

(ب) (i) جی ہاں، فند خرچ کرنے کیلئے ممبران کی کمیٹی موجود ہے (پٹرولیم سوشل ڈیویلپمنٹ کمیٹی) جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) متعلقہ علاقے کا ممبر قومی اسمبلی (چیئرمین)۔

(2) متعلقہ علاقے کا ممبر صوبائی اسمبلی (ممبر)۔

(3) متعلقہ علاقے کا ڈپٹی کمشنر (سیکرٹری)۔

(4) متعلقہ علاقے کا اسسٹنٹ کمشنر (ممبر)۔

(5) متعلقہ ایکسپلوریشن اینڈ پروڈکشن کمپنی سے ممبران (وائس چیئرمین اور ممبر)۔

(6) متعلقہ ضلع کا پلاننگ اینڈ فنانس افسر (ممبر)۔

(ii) ضلعی انتظامیہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ایکسپلوریشن اور پروڈکشن کمپنیوں سے مل کر ایک مشترکہ بینک اکاؤنٹ کھلواتی ہے اور پٹرولیم کنسیشن معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد ایک مہینے کے اندر اندر پیسے جمع کرتی ہے، جس کے نتیجے میں ایکسپلوریشن اور پروڈکشن کمپنیوں سے مکمل دستاویزات حاصل کرنے کے بعد ایک ہفتے کے اندر اندر ڈپٹی کمشنر چیک پر دستخط کرتے ہیں، نیز پٹرولیم سوشل ڈیویلپمنٹ کمیٹی فنڈز خرچ کرنے کی مجاز اتھارٹی ہے۔

(iii) مذکورہ فنڈ پٹرولیم سوشل ڈیویلپمنٹ کمیٹی (PSDC) کے تحت خرچ کیا گیا۔

(iv) سکیمز کی نشاندہی پٹرولیم سوشل ڈیویلپمنٹ کمیٹی (PSDC) نے کی، سکیمز کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(v) غیر قانونی طریقہ کار کے تحت خرچ شدہ رقم کے حوالے سے اب تک کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

4288 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم، ضلع ایبٹ آباد میں مختلف کیڈر کی آسامیاں خالی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ PK-47 اور PK-48 میں تمام پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری گرلز/بوائز سکولوں میں کلاس فور اور ٹیچرز کی خالی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت کب تک ان سکولوں میں خالی آسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

4239 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں آٹے کی قیمت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ قیمتوں کے تعین کیلئے سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی ایکشن لیا ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بیس کلو سپر فائن آٹے کی قیمت کتنی ہے، نیز حکومت قیمت میں کمی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

4127 _ سرداراورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی ماڈل سکول یونیورسٹی آف پشاور کے ماتحت کام کررہا ہے جس میں بعض تربیت یافتہ گریجویٹ اساتذہ کام کررہے ہیں، مذکورہ اساتذہ کو چھ ماہ کیلئے تعینات کیا جاتا ہے اور بعد ازاں کارکردگی کی بنیاد پر ان کے عرصہ ملازمت میں توسیع کی جاتی ہے اور تین ماہ سروس کے بعد ان کو گرمیوں کی چھٹیوں کی باقاعدہ تنخواہ بھی دی جاتی تھی لیکن نومبر 2014ء کے بعد مذکورہ اساتذہ کی گرمیوں کی چھٹیوں کی تنخواہ بند کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اساتذہ کو گرمیوں کی چھٹیوں کی تنخواہ نہ دینے کی وجہ بیان کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے، اس ضمن میں گزارش ہے کہ یونیورسٹی ماڈل سکول میں پرائیویٹ فنڈ سے لئے گئے وہ اساتذہ جن کے مذکورہ فنڈ پر کام کرنے کے تین سال مکمل ہو چکے ہوں، کو 2015ء تک گرمیوں کی چھٹیوں کی تنخواہ ادا کی جاچکی ہے، علاوہ ازیں جامعہ کے سینڈیکیٹ کے 418 ویں اجلاس اور پھر اس کے بعد سینڈیکیٹ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق مذکورہ اساتذہ کی 31 مارچ 2016ء کے بعد مزید کام کرنے کی توسیع کی گئی کیونکہ اس فیصلے کی روشنی میں سکول ہذا کے پرائیویٹ فنڈ کو ختم کردیا گیا تھا۔

(ب) جی نہیں۔

4285 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع ہنگو میں سال 2014ء میں مختلف پوسٹوں پر تعیناتیاں کی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تعیناتیوں میں میرٹ کی خلاف ورزی ہوئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 2014ء میں ہنگو میں جن مختلف پوسٹوں پر بھرتیاں ہوئی ہیں، ان کے نام، پتہ، ٹیسٹ انٹرویو کے نمبروں کی لسٹ، 'این ٹی ایس' ٹیسٹ کے حاصل کردہ نمبروں کی لسٹ اور جملہ کوائف کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) سال 2014ء میں صوبہ بھر میں بھرتی شدہ افراد کا مکمل ریکارڈ بمعہ کاغذات کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

4116 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ دور حکومت میں پشاور یونیورسٹی میں مختلف پوسٹوں پر قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت شفافیت کی قائل ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو موجودہ دور حکومت میں پشاور یونیورسٹی میں جن شعبہ جات میں بھرتیاں کی گئی ہیں، بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ، تعلیمی قابلیت، تاریخ اشتہار، ٹیسٹ و انٹرویو جملہ کاغذات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے، موجودہ دور حکومت میں پشاور یونیورسٹی میں مختلف پوسٹوں پر قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) موجودہ دور حکومت میں پشاور یونیورسٹی میں جن شعبہ جات میں بھرتیاں کی گئی ہیں، اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔